لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة

المواہب اللدنیۃ

بالمنح المحمدیۃ

(اردو ترجمہ)

مع حواشی شرح زرقانی

تصنیف

شارح بخاری امام علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمہ اللہ

مترجم

مولانا محمد صدیق ہزاروی

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہتر ہے

اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّيَّة

بِالْمِنَحِ الْمُحَمَّدِيَّة

(اُردو ترجمہ)

الجزء الثانی

تصنیف

شارح بخاری امام علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمہ اللہ تعالٰی

(۸۵۱ــــ۹۲۳ھ)

ترجمہ

مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی

سینئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔اردو بازار لاہور

مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
طبع اوّل : ربیع الاول ۱۴۲۵ھ / مئی ۲۰۰۴ء

Farid Book Stall ®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۳۱۲۱۷۳-۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۲۲۴۸۹۹
ای۔میل: info@faridbookstall.com
ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

اس میں لفظ ''کنتم ''پر غور کیجئے یعنی لوح محفوظ میں تمہیں بہترین امت لکھ دیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تم بہترین امت ہو۔

بس اس امت کے ہر فرد کو چاہیے کہ پاکیزہ اخلاق اپنائے تاکہ اس کے لئے وہ پسندیدہ اوصاف ثابت ہو جائیں جو امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو عطا کئے گئے اور وہ بھلائی کی باتوں کا اہل ہو جائے۔

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں تم بہترین امت ہو لیکن جب ان شرائط پر اترو جو اس کے ساتھ مذکور ہیں یعنی نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔

یہ بھی کہا گیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت بہترین امت ہے کیونکہ اس امت میں مسلمان زیادہ ہیں اور اس امت میں نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا زیادہ پایا جاتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ہے۔ جس طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم. بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں (یعنی تابعین) پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہیں (یعنی تبع تابعین)۔

اور یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس امت کے پہلے لوگ' بعد والوں سے بہتر ہیں۔ اور امت کے بڑے بڑے علماء کا یہی موقف ہے۔

فضیلتِ صحابہ

جن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی اگرچہ زندگی میں ایک مرتبہ ہی ہو وہ بعد میں آنے والے تمام لوگوں سے افضل ہیں اور کوئی عمل صحابیت کی فضیلت کے برابر نہیں ہو سکتا یہ جمہور کا مذہب ہے۔

ابو عمر بن عبد البر اس طرف گئے ہیں کہ صحابہ کرام کے بعد بھی کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو صحابہ کرام میں موجود بعض لوگوں سے افضل ہوں گے اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ''**خیر الناس قرنی** ''اپنے عموم پر نہیں کیونکہ ایک صدی (یا زمانے) میں فاضل اور مفضول اکٹھے ہوتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں منافق بھی تھے جو ایمان کا اظہار کرتے تھے اور گناہ کبیرہ کے مرتکب بھی تھے جن میں سے بعض پر حدود نافذ ہوئیں۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

طوبی لمن رآنی و امن بی و طوبی سبع مرات لمن لم یرنی وامن بی . اس شخص کے لئے مبارک ہو جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور اس شخص کے لئے سات بار مبارک ہو جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۲۶۴' الاستذکار ج ا ص ۲۳۶)

''مسند ابی داؤد طیالسی میں'' حضرت محمد بن ابو حمید سے روایت نقل کی گئی ہے وہ حضرت زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں' نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ مخلوق میں سے کن لوگوں کا ایمان افضل ہے؟ میں نے عرض کیا فرشتوں کا ایمان افضل

ہے' آپ نے فرمایا ان کا حق ہے لیکن ان کے علاوہ کے بارے میں سوال ہے ہم نے عرض کیا انبیاء کرام علیہم السلام کا ایمان' فرمایا ان کا حق ہے لیکن ان کے علاوہ کے بارے میں بتائیں پھر خود ہی فرمایا مخلوق میں سے افضل ایمان ان لوگوں کا ہے جو (ابھی) مردوں کی پیٹھوں میں ہیں (یعنی پیدا نہیں ہوئے) وہ مجھ پر ایمان لائیں گے لیکن انہوں نے مجھے دیکھا نہیں وہ لوگ ایمان کے اعتبار سے تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ (الضعفاء ج ۴ص ۲۳۸' الاستذکار ج اص ۲۳۸)

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ منصبِ خلافت پر فائز ہوئے تو انہوں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی سیرت لکھ کر بھیجیں تا کہ میں اس پر عمل کروں' حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا اگر آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سیرت پر عمل کریں گے تو آپ ان سے افضل ہو جائیں گے کیونکہ آپ کا زمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ والا زمانہ نہیں ہے اور نہ آپ (کی رعایا) کے لوگ ان کے زمانے کے لوگوں جیسے ہیں۔

راوی فرماتے ہیں انہوں نے اپنے زمانے کے فقہاء کو لکھا تو ان سب نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح جواب دیا۔ حضرت ابوعمر (بن عبد البر) لکھتے ہیں یہ احادیث اپنے طرق کے تواتر اور حسن کے ساتھ اس بات کو چاہتی ہیں کہ اس امت کے پہلے اور پچھلے لوگ عمل میں برابر ہیں البتہ بدر اور حدیبیہ والوں کا مقام زیادہ ہے اور جو شخص اس باب میں غور وفکر کرے گا اس کے لئے صحیح بات واضح ہو جائے گی۔

ابوداؤد طیالسی کی حدیث جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' کی سند ضعیف ہے لیکن امام احمد' دارمی اور طبرانی نے حضرت ابوعبیدہ (بن جراح) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم سے بھی کوئی شخص بہتر ہوگا؟ ہم آپ پر ایمان لائے اور ہم نے آپ کے ساتھ مل کر جہاد کیا؟ آپ نے فرمایا ایک قوم ہوگی وہ لوگ تمہارے بعد آئیں گے اور مجھ پر ایمان رکھیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا۔ اس حدیث کی سند حسن ہے اور اسے امام حاکم نے صحیح قرار دیا۔ (المستدرک ج ۳ص ۵۷' مشکل الآثار ج ۳ص ۱۵۷' مجمع الزوائد ج ۱۰ص ۶۵)

اور حق وہی بات ہے جس پر جمہور ہیں کہ صحابی ہونے کی فضیلت کا مقابلہ کوئی عمل نہیں کر سکتا کیونکہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی۔

صحابہ کرام کی دوسروں پر فضیلت کے دلائل بے شمار ہیں ہم ان کے ذکر کے ساتھ بات کو لمبا کرنا نہیں چاہتے باقی گفتگو ساتویں مقصد میں فضائل صحابہ کے ضمن میں آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے فضائل

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو کچھ ایسی خصوصیات عطا فرمائی ہیں جو ان سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئیں اور ان خصوصیات کے ذریعے ان کی فضیلت کو ظاہر کیا اس بات پر احادیث وآثار ناطق ہیں۔

ابونعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جب تورات نازل ہوئی اور انہوں نے اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا عرض کیا اے میرے رب! میں اپنی تختیوں میں (جن پر تورات لکھی ہوئی تھی) ایک امت کا ذکر پاتا ہوں وہ آخری بھی ہیں اور پہلے